اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں اُمّت کے لفظ کو کِن معنوں میں بیان فرمایا ھے؟

اِس ایک لفظ ﴿ أُمَّةٍ ﴾ کی غلط تفہیم کی وجہ سے ہماری قوم کا کیا نقصان ہوا ھے؟

اے میری پیاری قوم کے لوگو۔ ہمارے رحیم و کریم اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید کی تمام اصطلاحوں کی صحیح اور سچی تفہیم سمجھنے کے خواہش مند انسانوں کے لئے، قرآنِ مجید کے اندر ہی۔نہایت اعلیٰ اور آسان فہم۔انتظام مہیا فرمایا ھوا ھے۔ ہر ایک اصطلاح کو واضح کرنے کیلئے۔کئی کئی آیاتِ قرآن میں اُن اصطلاحوں کو بیان فرمایا ھے، جیسے کوئی نہایت شفیق باپ (معلم، اُستاد) کسی لفظ کے معانی سمجھانے کیلئے۔اپنے بچوں (شاگردوں) کے سامنے اُس لفظ کو کئی کئی مختلف فقروں میں استعمال کر کے۔اُس لفظ کے معانی۔اُن بچوں کو سکھلائے۔آئیں! ہم دیکھیں کہ ہمارے اللہ تعالےٰ نے اِس لفظ ﴿اُمّت﴾ کو کیسے کیسے اور کِن کِن معنوں میں استعمال فرمایا ھے۔

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 113

لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ﴿١١٣﴾

ابوالاعلیٰ مودودی [3:113]	محمد حسین نجفی [3:113]
مگر سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر قائم ہیں، راتوں کو اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور اسکے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں	یہ لوگ سب برابر نہیں ہیں۔ اہل کتاب میں ایسی ثابت قدم جماعت بھی ہے جو رات کے مختلف اوقات میں آیاتِ الٰہی کی تلاوت کرتی ہے۔ اور سجدہ ریز ہوتی ہے۔

اِس آیت پر غور کرنے سے یہ پتہ چلتا ھے کہ اِس لفظ أُمَّةٌ کا مفہوم یہ ھے کہ۔ایسے کچھ لوگوں کی جماعت، جِن کے مابین کچھ قدریں، مشترک ہیں۔ بہر حال۔یہ بات واضح ھوگئی کہ اِس لفظ أُمَّةٌ کا مطلب۔ایک طرح کے دینی نظریات (خیالات) رکھنے والے لوگوں کی۔ایک جماعت یا کچھ تعداد ہوتا ھے۔ یہ بھی پتہ چل گیا ھے کہ۔ایک ہی مذھب میں بیک وقت۔ایک سے زیادہ اُمّتیں ہو سکتی ہیں۔ جیسے اِس آیت میں اھلِ کتاب میں کم از کم۔ دو اُمّتوں (طرح کے گروہوں) کے موجود ہونے کی بات بیان فرمائی گئی ھے۔

اور چونکہ اللہ تعالےٰ کی یہ آیت ہر زمانے میں سچی ھے۔لہٰذا۔ ہر زمانے میں اھلِ کتاب میں۔ایسے نیک لوگوں کی ایک جماعت أُمَّةٌ ضرور موجود رھی ھے۔مزید بر آں۔چونکہ یہ آیت آج بھی سچ ھے، لہٰذا، آجکل بھی اھلِ کتاب میں ایسی ایک جماعت أُمَّةٌ ۔موجود ہونی چاہیے۔اِس تفہیم کو ذھن میں رکھتے ہوئے، کچھ اور قرآنی آیات پر تدبر کر کے دیکھتے ہیں کہ یہ لفظ، کِن معنوں میں استعمال ھوا ھے۔توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 104

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

ابوالاعلی مودودی [3:104]	طاہر القادری [3:104]
تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہییں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے	اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں، اور وہی لوگ بامراد ہیں،

اَس قرآنی آیت سے یہ ثابت ہو رہا ھے کہ۔ أُمَّةٌ کا مطلب۔ کچھ لوگ یا لوگوں کی ایک جماعت ھے، جو اور لوگوں۔ کو نیکی کی طرف بلاتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ قابلِ غور بات یہ ھے کہ اِس آیت کے بیان کے مطابق۔ ایسی کم از کم ایک أُمَّةٌ ہر ایک زمانے میں موجود رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہوئی ھے۔ یعنی ایسی ایک اُمت آجکل کے زمانے میں بھی موجود ہونی چاہیئے۔ بلکہ ایسی ایک اُمت ہر اسلامی ملک میں ہونی چاہیئے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ کم از کم سات (7) ایسی اُمّتیں تو۔ آجکل بھی دُنیا میں موجود ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالے نے۔ یقیناً ایسے لوگوں کی ہر ایک جماعت کو۔ ایک اُمّت أُمَّةٌ کہا ھے۔ اگرچہ ہماری قومی تفہیم میں اُمت کا مفہوم بہت مختلف ھے۔ لیکن ہم تو یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے اللہ تعالے نے یہ لفظ اُمّت کیسے اور کِن معنوں میں استعمال فرمایا ھے۔ اب ہم نے دیکھ لیا ھے کہ اِس آیت میں مسلمانوں کے اندر سے کچھ لوگوں کی علیحدہ یا مخصوص جماعت کو بھی اللہ تعالے نے أُمَّةٌ (یعنی ایک اُمّت) ہی بیان فرمایا ھے۔

مندرجہ ذیل دو آیات میں اللہ تعالے نے بیان فرمایا ھے کہ ایک اُمّت ﴿ أُمَّةً وَاحِدَةً ﴾ کیا ہوتی ھے۔ فرمایا هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ کہ جو بھی تمہاری جماعت۔ تمہاری زندگی کے زمانے میں تمہارے علم میں موجود ہوتی ھے، وُہ ایک امّت ہوتی ھے۔ هَٰذِهِ یعنی یہ جو تمہارے سامنے موجود ھے۔

Surah Al-An’biya Chapter 21: Verse 92

إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾

جالندہری [21:92]	طاہر القادری [21:92]	محمد جوناگڑھی [21:92]
یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو	بیشک یہ تمہاری ملت ہے (سب) ایک ہی ملت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری (ہی) عبادت کیا کرو،	یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو

اللہ تعالے نے بتلایا ھے کہ۔ جتنے بھی لوگ۔ کسی ایک وقت میں۔ ایک گروپ یا جماعت میں ہوتے ہیں۔ وُہ ایک اُمّت ہوتے ہیں۔

Surah Al-Mo' Minoon Chapter 23: Verse 52

وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ ﴿٥٢﴾

احمد رضا خان [23:52]	احمد علی [23:52]	ابو الاعلی مودودی [23:52]
اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو۔	اور بے شک یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس مجھ سے ڈرو۔	اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس مجھی سے تم ڈرو

اللہ تعالے نے ہر زمانے میں۔ قرآن پڑھنے والے کو یہ بتلایا ھے کہ جس بھی جماعت، گروہ یا قوم میں تم ہو۔﴿یعنی جس قوم (جماعت) میں۔ تُم اپنے آپ کو شامل مانتے ہو﴾۔یقیناً یہ ایک پوری اُمت ہوتی ھے۔ یہ فیصلہ تم خود ہی کر لو۔ کہ تمہاری اپنی دانست میں۔ کتنے اور کونسے لوگوں کو۔ تم اپنے لوگ، اپنی قوم۔ یا اپنی جماعت سمجھتے ہو۔ شرط صرف یہ ھے۔ کہ تُم اپنے آپ کو اُس جماعت میں سمجھتے ہو۔ اور اُس جماعت کے دیگر سب افراد تمہاری زندگی کے دوران۔ کم از کم کچھ عرصہ کیلیئے ضرور زندہ ہونے چاہئیں۔ تا کہ اُس جماعت کیلیئے ﴿هَٰذِهِۦٓ﴾ یعنی یہ جو سامنے موجود ھے بھی کہا جا سکے اور ﴿أُمَّتُكُمْ﴾ یعنی تمہاری جماعت (قوم یا گروہ) بھی کہا جا سکے۔

اِن دونوں آیات سے یہ ثابت ہو رہا ھے کہ اللہ تعالے کے کلام پاک میں۔ ہر ایک اُمّت۔ اُن لوگوں میں سے ہر شخص کی اُمّت ہوتی ھے، جو لوگ اُس اُمّت میں شامل ہوتے ہیں ۔ تبھی تو ہر ایک قرآن پڑھنے والے کو مخاطب کر کے کہا ھے کہ یہ جو ﴿أُمَّتُكُمْ﴾ تمہاری اُمّت ھے ۔یعنی تم میں سے ہر فرد کی اُمّت ھے۔ عین جس طرح ہر ایک گروپ یا جماعت۔ اُس گروپ یا جماعت کے ہر ایک ممبر کی جماعت ہوتی ھے۔ اِسی طرح، ہر ایک اُمّت بھی اُس اُمت کے ہر فرد کی اُمّت ہوتی ھے۔ ھماری موجودہ قومی تفہیم کے مطابق۔ ہر جماعت کے کے افراد۔ اپنی اپنی جماعت کو میری جماعت یا ہماری جماعت تو کہہ لیتے ہیں۔ مگر اُمت کا ذکر کرتے وقت۔ میری اُمّت یا ہماری اُمّت کہنے میں شدید الجھن محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہماری قوم میں اِس لفظ۔ اُمّت ۔ کی اجتماعی طور پر ہی۔ غلط تفہیم پھیلی ہوئی ھے۔ آپ نے دیکھ لیا ھے کہ: اللہ تعالے نے اِن دو آیات میں ہر ایک مخاطب کو فرمایا ھے کہ تمہاری اُمّت ھے۔ گویا اُمّت تم میں سے ہر ایک کی ہوتی ھے۔ اور یہی سچ ھے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے ایسے بیان فرمایا ھے۔

اِن دونوں آیات میں ﴿هَٰذِهِۦٓ﴾ پر توجہ فرمائیں۔ اگر اللہ تعالے نے کسی چیز (جماعت، اُمّت) کیلیئے یہ اِصطلاح هَٰذِهِۦٓ استعمال فرمائی ھے، تو پھر۔ وُہ چیز (جماعت، اُمّت)۔ ہر مخاطب کے سامنے (یا علم میں) لازماً ہونی چاہیے۔ اللہ تعالے ہر طرح کی غلطیوں سے پاک ھیں۔

نوٹ:۔ اللہ تعالے نے۔ سنتالیس (47) آیاتِ قرآن میں۔ اکاون (51) مرتبہ اُمّت کا لفظ [أُمَّةً یا أُمَّةٌ] بیان فرمایا ھے۔ اُمّتوں میں رسول بھیجنے کی بات تو کی ھے۔ مگر کبھی، کسی رسول کی اُمّت یا کسی نبی کی اُمّت نہیں فرمایا۔ اِس انکشاف (حقیقت) سے میں بھی حیران ہوا تھا۔

اللہ تعالے نے سنتالیس(47)مختلف آیات میں (فقروں میں) استعمال کر کے دکھلایا ھے کہ اللہ تعالے کے نزدیک اس لفظ اُمّت [أُمَّةً۔أُمَّةٌ] کا کیا معنیٰ (مطلب، مفہوم) ھے۔ 47 مثالیں دیکھ کر بھی معانی سمجھ نہ آنا؟ عجیب لگتا ھے! غالباً قرآنِ مجید کی آیات پر مناسب توجہ نہیں کی گئی۔ جس کی وجہ سے۔اُمّت کے بارہ میں ہماری قومی تفہیم۔اللہ تعالے کے فرمان سے اِس قدر مختلف ہوگئی ھے۔ آیئے۔ قرآنِ مجید کی کچھ اور آیات میں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالے نے اِس لفظ اُمّت [أُمَّةً۔أُمَّةٌ] کو کِن کِن معانی (مفہوم) میں استعمال فرمایا ھے۔

Surah Hood Chapter 11: Verse 48

قِيلَ يَانُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَ عَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَ أُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾

احمد علی [11:48]	ابو الاعلی مودودی [11:48]	جماعت احمدیہ
کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تم پر اور تمہارے ساتھ والوں پر رہیں گی کشتی سے اترا اور دوسرے فرقے ہیں کہ ہم انھیں دنیا میں فائدہ دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔	حکم ہوا "اے نوحؑ اتر جا، ہماری طرف سے سلامتی اور برکتیں ہیں تجھ پر اور ان گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں، اور کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جن کو ہم کچھ مدت سامان زندگی بخشیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا"۔	(تب) کہا گیا اے نوح! تو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر اور ان برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں اور ان قوموں پر بھی جو تیرے ساتھ (سوار) ہیں۔ کچھ اور قومیں (بھی) ہیں جنہیں ہم ضرور فائدہ پہنچائیں گے (لیکن) پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔
طاہر القادری [11:48]	**محمد جوناگڑھی [11:48]**	**جالندہری [11:48]**
فرمایا گیا: اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اتر جاؤ جو تم پر ہیں اور ان طبقات پر ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں، اور (آئندہ پھر) کچھ طبقے ایسے ہوں گے جنہیں ہم (دنیوی نعمتوں سے) بہرہ یاب فرمائیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب آ پہنچے گا،	فرما دیا گیا کہ اے نوح! ہماری جانب سے سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ اتر، جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر اور بہت سی وہ امتیں ہوں گی جنہیں ہم فائده تو ضرور پہنچائیں گے لیکن پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا	حکم ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (جو) تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر (نازل کی گئی ہیں) اتر آؤ۔ اور کچھ اور جماعتیں ہوں گی جن کو ہم (دنیا کے فوائد سے) محظوظ کریں گے پھر ان کو ہماری طرف سے عذاب الیم پہنچے گا

اِس آیت میں یہ بات واضح ہو رھی ھے کہ۔ حضرت نوحؑ کے ساتھ، اُنکی کشتی میں ایک سے زیادہ اُمّتیں أُمَمٍ موجود تھیں۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ ایک ہی وقت (زمانے) میں۔ ایک ہی جگہ پر ۔ایک ہی رسول (نبی) کو ماننے والوں کی۔ ایک سے زیادہ اُمّتیں ہو سکتی ہیں۔ ہماری قوم میں اُمّت کے لفظ کی جو تفہیم پھیلی ہوئی ھے، وُہ تفہیم۔ اِس آیت کے بیان کے۔ بر خلاف ھے، بلکہ بعض لحاظ سے تو متضاد ھے۔

Surah Al-A’raaf Chapter 7: Verse 160

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا **أُمَمًا** ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ۖ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا
عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾

جماعت احمدیہ

اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں یعنی قوموں میں تقسیم کر دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا وحی کی کہ چٹان پر اپنے عصا سے ضرب لگا تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے اپنے اپنے پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور اُن پر مَن اور سَلوی اتارے۔ (اور کہا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور انہوں نے ظلم ہم پر نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

ابوالاعلی مودودی [7:160]

اور ہم نے اس قوم کو بارہ گھرانوں میں تقسیم کر کے انہیں مستقل گروہوں کی شکل دے دی تھی اور جب موسیٰؑ سے اس کی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے اس کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو چنانچہ اس چٹان سے یکایک بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے پانی لینے کی جگہ متعین کر لی ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا اور اُن پر من و سلویٰ اتارا کھاؤ وہ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو بخشی ہیں مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا تو ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔

محمد حسین نجفی [7:160]

اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ خاندانوں کے بارہ گروہوں میں تقسیم کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی جب ان کی قوم نے ان سے پینے کے لیے پانی مانگا کہ ایک (خاص) چٹان پر اپنی لاٹھی مارو۔ چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ کیا اور (غذا کے لیے) ان پر من و سلویٰ نازل کیا (اور ان سے کہا) کھاؤ ان پاک اور پسندیدہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں۔ انہوں نے (نافرمانی وناشکری کر کے) ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے ہی اوپر ظلم و زیادتی کرتے رہے۔

طاہر القادری [7:160]

اور ہم نے انہیں گروہ در گروہ بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا، اور ہم نے موسٰی (علیہ السلام) کے پاس (یہ) وحی بھیجی جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو، سو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، پس ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ معلوم کر لیا، اور ہم نے ان پر اَبر کا سائبان تان دیا، اور ہم نے ان پر منّ و سلوٰی اتارا، (اور ان سے فرمایا:) جن پاکیزہ چیزوں کا رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ، (مگر نافرمانی اور کفرانِ نعمت کر کے) انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کر رہے تھے،

اِس آیت (7:60) میں یہ بیان ہوا ھے کہ اللہ تعالے نے ایک وقت پر حضرت موسیٰ علیہِ السلام کے ماننے والے۔ ایک ہی قوم (بنی اسر آئیل) کو بارہ اُمّتیں (أُمَمًا) بیان فرمایا ھے۔ بھلا۔ اللہ تعالے سے زیادہ سچی اور کِس کی بات ہو سکتی ھے؟ اِس آیت کے ترجموں میں۔ اگرچہ گروہ، قبیلے، خاندان وغیرہ لکھا ھے۔ مگر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالے نے تو۔ اپنے پاک کلام میں۔ اُمّتیں (أُمَمًا) ہی بیان فرمایا ھے۔ چنانچہ۔ دوبارہ پھر یہ بات ثابت ہو گئی ھے کہ: **ایک ہی وقت (زمانے) میں۔ ایک ہی جگہ پر۔ ایک ہی رسول (نبی) کو ماننے والوں کی ۔ ایک سے زیادہ اُمتیں ہو سکتی ہیں**۔ بلکہ اِس آیت (7:60) سے تو یہ بھی واضح ہو گیا ھے کہ ایک ہی مذھب اور ایک ہی قوم میں بھی۔ بیک وقت ۔ کئی اُمّتیں موجود ہو سکتی ہیں۔ یہ بات۔ ہماری قوم (پاکستانی) کی عام تفہیم سے متضاد (اُلٹ) ھے۔ کیونکہ ہماری قوم یہ سمجھتی ھے کہ ایک اُمّت میں کئی کئی قومیں ہوتی ہیں۔ جبکہ اللہ تعالے ایک ہی قوم میں کئی اُمّتیں بتلا رھے ہیں۔ اللہ تعالے کے کلام کو۔ سب انسانوں سے زیادہ سچا مان کر۔ سوچیں!۔ اللہ تعالے آپکی مدد فرمائے۔ آمین۔

Surah Al-Ra'ad Chapter 13: Verse 30

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

جماعت احمدیہ	احمد علی [13:30]	محمد جوناگڑھی [13:30]
اسی طرح ہم نے تجھے ایک ایسی اُمّت میں بھیجا جس سے پہلے کئی اُمتیں گزر چکی تھیں تاکہ تُو اُن پر وہ تلاوت کرے جو ہم نے تیری طرف وحی کیا حالانکہ وہ رحمان کا انکار کر رہے ہیں۔ تو کہہ دے وہ میرا ربّ ہے۔ کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ اُسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف میرا عاجزانہ جھکنا ہے۔	اسی طرح ہم نے تجھے ایک امت میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گزر چکی ہیں تاکہ تو انہیں سنادے جو ہم نے تیری طرف حکم بھیجا ہے اور وہ تو رحمٰن کے منکر ہیں کہہ دو وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔	اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے یہ اللہ رحمٰن کے منکر ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اسی کے اوپر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے۔

اِس آیت سے یہ واضح ہوتا ھے کہ (1)۔ اُمّت پہلے سے موجود تھی۔ رسول کو اُس اُمّت میں ﴿فِي أُمَّةٍ﴾ بھیجا ھے۔ (2)۔ یہ جتنے لوگوں (قوم، بستی) میں تمہیں بھیجا ھے۔ اللہ تعالے کی نظر میں۔ وُہ ایک اُمّت ھے۔ (3)۔ کئی زمانے گذرنے کو۔ اللہ تعالے نے۔ کئی اُمّتوں کا گذرنا بتلایا ھے۔ کیونکہ۔ حضرت محمد ﷺ جس اُمّت (قوم) میں بھیجے گئے تھے۔ وہاں پچھلی کئی صدیوں سے ایک ہی قوم (ملتِ ابراھیمؑ) کے لوگ ہی رہتے رھے تھے۔ اور اللہ تعالے نے اِس آیت میں فرمایا ھے کہ اُن کی کئی امّتیں گذر چکی ہیں۔ چنانچہ۔ ایک ہی قوم کی مختلف نسلیں ہی مختلف امّتیں ہوتی ہیں۔ یہ نہایت اھم بات ھے کہ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ ۔ تجھے ایسی اُمّت میں بھیجا ھے جس میں کئی اُمتیں گذر چکی ہیں۔ اِس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اُس اُمّت کی گذشتہ نسلوں کو ہی اللہ تعالے نے کئی اُمّتیں فرمایا ھے۔ گویا ہر ایک نسل۔ اپنی ذات میں۔ ایک اُمّت ہوتی ھے۔

ھم نے اللہ تعالے کی سات مختلف آیات (فقروں) میں دیکھا ھے کہ ہمارے حکیم و علیم اللہ تعالے نے۔ اُمّت کے لفظ [أُمَّةً۔ أُمَّةٌ] کو جب بھی بیان فرمایا ھے تو۔ اِن ساتوں آیات میں۔ اُمّت سے مراد۔ ایسی جماعت یا گروہ تھا۔ جو کہ اُس اُس وقت پر، کسی ایک ہی جگہ پر۔ زندہ موجود تھے۔ مزید بر آں۔ دو آیات (21:92)، (23:52) میں۔ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ ۔ کے الفاظ سے یہ وضاحت بھی فرمادی ہے۔ کہ ایک اُمت کہنے کا مطلب صرف اُن لوگوں کی جماعت ھے جو کہ ایک خاص وقت پر (زمانے میں) موجود ہوں اور اِن آیات کو پڑھنے والا شخص بھی اُن میں شامل، اور زندہ موجود ہو۔ کیونکہ هَٰذِهِ صرف سامنے موجود چیز (صیغہ حاضر) کیلئے ہی کہا جاسکتا ھے۔.... گذشتہ یا آئندہ۔ انسانی نسلوں کو هَٰذِهِ نہیں کہا جاسکتا۔

اللہ تعالے کو۔ ہر قسم کے ظلم، ناانصافی اور غلط بیانی سے پاک یقین کرتے ہوئے۔ قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل۔ دو آیات پر غور فرمائیں۔ اِن آیات سے ثابت ہوتا ھے کہ۔ کسی ایک اُمت کا زمانہ۔ ایک صدی سے زیادہ ہونا۔ ممکن نہیں ھے، البتہ کم ضرور ہو سکتا ھے۔

Surah Al-Nahal Chapter 16 : Verse 89		
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾		
جماعت احمدیہ	طاہر القادری [16:89]	محمد حسین نجفی [16:89]
اور جس دن ہم ہر اُمّت میں اُنہی میں سے اُن پر ایک گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ہم ان (سب) پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے اس حال میں کہ وہ ہر بات کو کھول کھول کر بیان کرنے والی ہے اور ہدایت اور رحمت کے طور پر ہے اور فرمانبرداروں کے لئے خوشخبری ہے۔	اور (یہ) وہ دن ہو گا (جب) ہم ہر امت میں انہی میں سے خود ان پر ایک گواہ اٹھائیں گے اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو ان سب (امتوں اور پیغمبروں) پر گواہ بنا کر لائیں گے، اور ہم نے آپ پر وہ عظیم کتاب نازل فرمائی ہے جو ہر چیز کا بڑا واضح بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے،	اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو ان کے بالمقابل گواہی دے گا اور آپ کو ان سب کے بالمقابل گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جو ہر بات کو کھول کر بیان کرتی ہے اور سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے لئے سراسر ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔

چونکہ اللہ تعالے نے بیان فرمایا ھے کہ ایک دِن (یومِ حشر)۔ ہر ایک اُمّت میں سے ایک ایک ایسا گواہ (شاھد) کھڑا کریں گے، جو اُس اُس اُمّت کے اپنے لوگوں میں سے ہو گا۔ لہذا۔ لازمی بات ھے کہ ہر ایک اُمّت میں کم از کم ایک ایسا گواہ ۔ بھی (رہتا) رہا ہو گا۔ مگر سوچنے کی بات ھے کہ اُس گواہ (انسان) کی باشعور زندگی (عمر) کتنی لمبی ہو سکتی ھے؟ جبکہ! اُس گواہ کا۔ اُن کے اپنے لوگوں میں سے ہونا بھی۔ ضروری ھے ۔ اب اسی بیان سے ملتے جُلتے مضمون کی حامل۔ مندرجہ ذیل آیت پر بھی ساتھ ساتھ۔ توجہ فرمائیں۔

Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 41		
فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾		
طاہر القادری [4:41]	احمد رضا خان [4:41]	محمد حسین نجفی [4:41]
پھر اس دن کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔	تو کیسی ہو گی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔	اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اِس آیتِ مبارکہ میں بھی۔ ہر اُمّت میں سے کم از کم ایک گواہ۔ لانے کی بات بیان ہوئی ھے۔ اللہ تعالے کا کلام۔ یقیناً سچا ھے۔ پچھلی آیت (16:89)۔ میں واضح ھے کہ وُہ گواہ (شاھد) ہر اُمّت کے اپنے لوگوں میں سے ہی ہونا ھے۔ خداداد عقلِ انسانی بھی۔ یہی کہتی ھے کہ ہر ایک سچا شاھد (گواہ) صرف ایسا شخص ہی ہو سکتا ھے کہ جن انسانوں کے متعلق وُہ شہادت (گواہی) دے۔ اُن اِنسانوں کو واقعی جانتا، پہچانتا بھی ہو۔

نعوذ باللہ! کیا۔؟.. اللہ تعالے کسی ایسے انسان (شاھد) سے گواہی لیں گے۔ جِس گواہ کے متعلق، اللہ تعالے کو علم بھی ھو! کہ اِس گواہ (شاھد) نے تو اِن انسانوں کو۔ اپنی زندگی میں۔ نہ کبھی دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی اُن کے بارے میں سُنا تھا۔ ایسی ناقص گواہی کو قبول کرنے سے۔ اللہ تعالے کے وقار اور عدل پر۔ نعوذ باللہ۔ بد دیانتی اور ناانصافی کا الزام۔ واجب ہو جائے گا۔

بالفرضِ محال۔ **اگر ایک اُمّت** (موسوٰی، عیسوٰی، محمدؐی)۔ واقعی ہزاروں سال کے عرصہ پر محیط ہوتی ہو تو کیا یہ ممکن ھے؟ کہ پھر بھی۔ اللہ تعالے اُن اُمّتوں میں سے صرف ایک ایک گواہ۔ کو لا کر (کھڑا کر کے)۔ اُسی گواہ سے ساری اُمت کے لوگوں پر گواہی طلب کریں؟... کیا یہ عدل ہو گا؟

توجہ فرمائیں! اللہ تعالے نے واضح طور پر فرمایا ھے کہ ہر ایک اُمت میں سے۔ ایک گواہ۔ لائیں گے۔ میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو! اپنی خداداد عقل سے سوچو! اللہ کی بات ضرور سچی ھے لیکن ہماری قوم میں۔ اُمّت۔ کے لفظ کی غلط تفہیم کی وجہ سے۔ اللہ تعالے کی یہ دو پاک آیات۔ مضحکہ خیز اور ناممکن العمل دکھائی دے رہی ہیں۔ ہر ایک اُمّت میں سے ایک گواہ، صرف تب ہی مناسب ہو سکتا ھے۔ اگر ہر ایک اُمّت کی معیاد (عُمر) بھی۔ ایک گواہ کی ہوشمند عُمر سے کَم ہو۔ یا۔ برابر ھو! ۔ کیونکہ۔ اگر ایک اُمّت کی عمر تو کئی ہزار سال ہو۔ اور اُس میں سے جِس انسان کو گواہ بنا کر کھڑا کیا جائے، اُس کی عمر۔ 80 سال ہو۔ تو ایسے گواہ سے، اُس اُمّت کے سارے لوگوں کے متعلق گواہی لینا۔ اللہ تعالے کے عدل اور وقار کے خلاف ہو گا۔

دُوسری صورت یہ ہو سکتی ھے کہ اللہ تعالے صرف اُتنے ہی لوگوں کے بارے میں۔ اُس گواہ (شاھد) سے گواہی لے لیں۔ جو اُس گواہ کی زندگی کے دوران، اُس اُمّت میں موجود ہوتے تھے۔ باقی۔ تمام لوگوں پر کوئی گواہی نہ لیں۔ مگر یہ صورت بھی اللہ تعالے کے عدل کے خلاف ھے۔ چنانچہ ایک ہی صورت ھے کہ: یہ سمجھ لیا جائے کہ: اللہ تعالے کے نزدیک، اُمّت کا مفہوم۔ صرف اُتنے ہی لوگ ہیں ۔ جو ایک گواہ (شاھد) کے زمانے میں۔ کسی ایک معاشرتی یا مذھبی نظام (جماعت، قوم، گروہ) میں شامل اور موجود ہوتے ہیں۔ بعد کی نسلیں۔ بعد کی اُمّتیں ہوتی ہیں۔

اللہ تعالے نے مندرجہ بالا دو آیات (16:89) اور (4:41)۔ میں چونکہ یہ بیان فرما دیا ھے کہ۔ ایک دِن (یومِ حشر)۔ ہر ایک اُمّت میں سے۔ اُن کے اپنے ہی لوگوں میں سے۔ گواہ (شاھد) کھڑے کریں گے۔ لہذا۔ یہ واقع تو یقیناً... وقوع پذیر ہونا ھے۔ لیکن اگر ایک اُمّت کی معیاد کئی ہزار سال ہوتی ہو (نعوذ باللہ)۔ اور ایک گواہ (شاھد) کی عمر۔ صرف تریسٹھ (63) سال ہو۔ تو۔ یہ بات اللہ تعالے کی شان، عدل، وقار اور پاکیزگی کے۔ سخت خلاف ہو جائے گی۔ کہ اللہ تعالے۔ اُس گواہ سے۔ ایسے لوگوں کے متعلق بھی گواہی۔ طلب یا قبول فرمائیں۔ جو لوگ اُس گواہ کی زندگی کے سینکڑوں سال بعد۔ پیدا ہو کر۔ اُس اُمّت کا حصہ بنے تھے۔

کیا ہمارے لئے جائز ھے ؟.. کہ ہم اپنے مروجہ غلط خیالات (نظریے، تفہیم) کو اپنائے رکھنے کی ضد میں۔ اپنے اللہ تعالے پر (نعوذ باللہ) جعلی گواہیاں پیش کرنے کی تہمت لگا دیں۔ یا۔ یہ جواز پیش کریں کہ۔ (نعوذ باللہ) ۔ اللہ تعالے اُن گواہوں (رسولوں) کو پہلے خود بتلا دیں گے کہ۔ اُنہوں نے اپنی زندگی سے پہلے گذرے ہوئے۔ اور اپنی وفات کے بعد میں پیدا ہونے والے انسانوں کے متعلق۔ کیا کیا گواہی دینی ھے۔... (استغفر اللہ)۔

حالانکہ اللہ تعالے کو پتہ ہو گا کہ اِس اُمّت کی بہت بڑی اکثریت اُن لوگوں کی ھے۔ جِن کو اِس گواہ (شاھد، رسول) نے اپنی دُنیاوی زندگی کے دوران نہ کبھی دیکھا تھا اور نہ ہی اُن کے بارے میں کُچھ سُنا تھا۔ کیا اللہ تعالے اپنی مخلوق کے سامنے (نعوذ باللہ) جعلی (سکھلائے ہوئے) گواہ (شاھد) لائیں گے.؟ اور پھر یہ بھی فرمائیں گے.؟. کہ یہ گواہ (شاھد) تمہارے اپنے ہی لوگوں میں سے ھے ؟۔

آپ محسوس کر رھے ہونگے کہ: اِس معاملے میں۔ کوئی نہ کوئی بات۔ ضرور غلط ھے۔ اللہ تعالے کی آیت تو جھوٹ نہیں ہو سکتی۔ لہذا۔ ہر ایک اُمت میں سے۔ ایک گواہ (شاھد) تو ضرور لایا جائے گا۔ لیکن اگر ایک ایک اُمّت۔ ہزاروں سال پر محیط ہوتی ھے۔ تو پھر۔ واقعی۔ کوئی بھی ایک گواہ۔ اُس اُمّت کے لوگوں پر قابلِ اعتبار گواہی نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالے پر گواہیوں کے معاملے میں۔ دھاندلی، ظلم اور بد دیانتی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چہ جائیکہ۔ بہتان لگایا جائے کہ اللہ تعالے خود۔ جعلی گواہوں کو سکھلا، پڑھا کر۔ اُن ہی سے گواہیاں مانگیں گے۔ (نعوذ باللہ) ....

لازمی بات ھے کہ۔ یا تو ایک اُمّت کی عمر (مدّت) ایک انسان کی عمر جتنی ہو۔ یا پھر۔ ہر اُمّت میں سے کئی کئی گواہ لائے جائیں۔

میری پیاری قوم کے معزز اور پیارے لوگو! حقیقت یہ ھے کہ۔ ہماری قوم میں۔ اُمّت کی غلط اور گمراہ کُن تفہیم کی وجہ سے۔ اللہ تعالے کی یہ غلطیوں سے پاک آیات۔ غلط اور گمراہ کُن لگ رھی ہیں۔ اُمّت کے لفظ کی مروجہ (غلط) تفہیم کے مطابق۔ گذشتہ 1400 سال کے دوران پیدا ہونے والے تمام مسلمان۔ ایک ہی اُمّت ہیں۔ چاہے وُہ کسی بھی ملک، قوم یا زمانے میں پیدا ہوئے ہوں۔ اور اِسی طرح تمام عیسائی اور یہودی بھی۔ اپنے اپنے نبی کی اُمّت ہیں۔ چاھے۔ جِس بھی قوم، ملک میں اور جِس بھی زمانے ہیں پیدا ہوئے ہوں۔ ہم اُن سب کو (غلطی سے) ایک ہی اُمّت سمجھتے ہیں۔ ہماری قوم نے۔ اُمّتوں کو، ایک ایک نبی (رسول) کے ساتھ۔ نہایت غلط طریقے سے۔ منسلک کر دیا ھے۔ حالانکہ اللہ تعالے نے۔ اُمّت [أُمَّةً۔ أُمَّةٌ] کے الفاظ کو اِس طرح استعمال فرمایا ھے۔ جِس کا مطلب صرف ایک وقت (زمانے) میں موجود۔ کوئی بھی۔ جماعت، گروہ، قوم، گروپ یا قبیلے ہوتا ھے۔

اللہ تعالے نے اپنی پاک وحی کے ذریعے سے۔ میرے دِل پر یہ عرفان نازل فرمایا ھے۔ کہ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ایک قوم اور ملک میں علیحدہ علیحدہ اُمّتیں ہوتی ہیں۔ چاھے وُہ ایک جیسے مذھب کو ماننے والے بھی ہوں۔ ایک ہی ملک میں بیک وقت

During same period of time

کئی کئی اُمّتیں ہو سکتی ہیں۔ لیکن کئی زمانوں (صدیوں) کے لوگ۔ ایک اُمّت (جماعت) نہیں ہو سکتے۔ وُہ لوگ جو ایک دوسرے کی زبان نہیں بولتے اور سمجھتے۔ وُہ بھی ایک اُمّت (جماعت) نہیں ہوتے۔ نیز۔ ہر ایک اُمّت۔ ایک محدود مُدّت (عرصہ، کُچھ سال) کیلئے ہوتی ھے۔

میری قوم کے پیارے لوگو! تخلیقِ آدم کے وقت ہی سے شیطان الرجیم نے۔ بنی نوعِ انسان کو۔ اغوا کر لینے اور اغوا کرتے چلے جانے کا اعلان کر دیا تھا۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ۔ سوائے اللہ تعالے کے مخلص بندوں کے۔ باقی سب بنی آدم کو بہکا کر یا بہلا پھسلا کر۔ اللہ تعالے کی اطاعت سے دور کر تا رھوں گا۔

سورۃ الحجر 15۔ آیات 39 تا 40

قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِى لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

اللہ تعالے تمام انسانوں کی جماعتوں (قوموں، گروہوں) کو اپنے تازہ۔ احکام، پیغامات، ھدایات، اور نئی تعلیم پہنچانے کیلیئے۔ اپنے رسولوں کو بھیجتے ہیں۔ شیطان چاہتا ھے کہ: اللہ تعالے کا۔ انسانوں کی جماعتوں (قوموں) کے ساتھ پیغامات کا ذریعہ Line of communication (یعنی اللہ تعالے کے رسولوں کی لگاتار آمد) کو ہی۔ جہاں تک شیطان کیلیئے ممکن ہو، منقطع کیئے رکھے تا کہ۔ بنی آدم (انسانوں) کو اللہ تعالے کی بھیجی ہوئی سچی اور تازہ ھدایات۔ اور نئے پیغامات کا علم ہی نہ ہونے دے۔ شیطان کیلیئے اللہ تعالے کو بہکانا (دھوکے سے منوانا) تو ممکن نہیں ھے۔ کہ اللہ تعالے کو آئندہ رسول بھیجنے سے منع کر سکے (روک سکے)۔ چنانچہ۔ شیطان ہمیشہ سے ایسے۔ مکر، حیلے، بہانے، فریب وغیرہ تیار کر تا رہا ھے۔ جن کے ذریعے سے۔ بنی آدم (انسانوں) کو یہ دھوکہ دیتا رھے کہ اللہ تعالے نے رسول بھیجنے بند کر دیے ہیں۔ اور اب اگر کوئی کہے گا۔ کہ اللہ تعالے نے مجھے فلاں فلاں ھدایت (پیغام، علم) دے کر بھیجا ھے۔ تو اُس کا انکار کر دینا۔ اِس حیلے سے شیطان۔ اُس رابطے کے ذریعے کو۔ انسانوں کی جانب سے کاٹ دینے میں کامیاب ہو جاتا رہا ھے۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! میرے بھائیو، بہنوں اور ساتھیو! جیسے کہ شیطان اللہ تعالے کے رسولوں اور انبیاء کے دِلوں میں اپنے خیالات وغیرہ ڈالنے میں کامیاب ہو تا رہا ھے۔ ایسے ہی۔ جب وُہ دیکھتا ھے کہ۔ اللہ تعالے کی کتاب (قرآنِ مجید) میں کوئی ایسی آیت لکھی گئی ھے۔ جِس آیت کے ہوتے ہوئے۔ اللہ کے بندوں (انسانوں) سے اللہ کے نئے آنے والے رسولوں کو اِنکار (تکذیب) کروانا ممکن نہیں ہو سکتا۔ تب شیطان۔ قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا کلام ماننے والی قوم کے علماء کے دِلوں میں۔ ایسے خیالات ڈال دیتا ھے کہ۔ اُس آیت کے معانی (مفہوم) کی تحریف کرنا۔ اُن علماء کو ایک نیکی (خدمتِ دِین) دکھائی دیتی ھے۔ چنانچہ ہماری قوم کے علماء نے بھی۔ ایک ایک کر کے۔ نیکی سمجھ کر۔ قرآن کی ایسی کئی آیات کی تحریف کر دی ھے۔ شیطان کا ایک مقصد، ہمیشہ سے یہ رھا ھے کہ۔ بنی آدم کی قوموں (جماعتوں) کا۔ اللہ تعالے کے ساتھ رابطے کا یہ ذریعہ (نئے رسولوں کی آمد) کسی بھی بہانے سے۔ بَند کروادیا جائے۔ اللہ تعالے کی جانب سے نہ سہی۔ مگر انسانوں کو ایسے دھوکہ لگے۔ کہ بَند (ختم) ہو چکا ھے۔

چنانچہ۔ مندرجہ ذیل دونوں آیات میں چونکہ۔ ہر ایک اُمّت (جماعت، قوم) میں۔ ہمیشہ رسول ہونے اور مبعوث کرنے کا اعلان کیا گیا ھے۔ لہذا۔ شیطان نے۔ ہماری قوم کے مذھبی راہنماؤں اور علماء کو۔ ورغلا کر۔ اُن سے اُمّت [أُمَّةً۔ أُمَّةٌ] کے لفظ کی تشریح و تفہیم۔ غلط کروادی ھے۔

میرے پیارے بھائیو، بہنوں اور ہمارے محترم علمائے کرام! آپ نے مندرجہ بالا آیات کے ترجموں میں دیکھ لیا ھے۔ اُمّت کے لفظ کو قرآنِ کریم میں ہر ہر قسم کی۔ قوم، جماعت، گروہ، قبیلہ کے معنوں میں بیان کیا گیا ھے۔ ایک کَشتی میں کئی اُمّتوں۔ والی بات بھی یاد رکھیں۔ ایک ہی زمانے (وقت) میں، ایک ہی قوم (بنی اسرآئیل) کی بارہ (12) اُمّتیں ہونے کی بات بھی یاد رکھیں۔ اب اپنے آپ کو اللہ تعالے کی پناہ (یعنی موجودگی اور قُرب میں ہونے کا تصور کرکے) مندرجہ ذیل دونوں آیات پر۔ سچائی کے ساتھ۔ تدبر فرمائیں۔ اللہ تعالے جی! آپ کی مدد فرمائیں۔ آمین۔

Surah Younus Chapter 10: Verse 47

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [10:47]	محمد حسین نجفی [10:47]
اور ہر ایک امت کے لئے کوئی نہ کوئی رسول ہوتا ہے۔ پس جب ان کا رسول ان کے پاس آجائے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور وہ ہر گز ظلم نہیں کئے جاتے۔	ہر امّت کے لیے ایک رسُول ہے پھر جب کسی امّت کے پاس اُس کا رسُول آجاتا ہے تو اس کا فیصلہ پُورے انصاف کے ساتھ چکا دیا جاتا ہے اور اس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جاتا	اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے تو جب ان کا رسول ان کے پاس آجاتا ہے تو پورے انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔

Surah Al-Nahal Chapter 16: Verse 36

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

علامہ جوادی [16:36]	جماعت احمدیہ	ابوالاعلی مودودی [16:36]
اور یقینا ہم نے ہر امّت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو پھر ان میں بعض کو خدا نے ہدایت دے دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی تو اب تم لوگ روئے زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے	اور یقیناً ہم نے ہر اُمّت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہی میں ایسے بھی ہیں جن پر گمراہی واجب ہوگئی۔ پس زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔	ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا، اور اُس کے ذریعہ سے سب کو خبر دار کر دیا کہ "اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو" اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہوگئی پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! ہمارے اللہ تعالےٰ نے تو یہ بھی فرمایا ھے کہ تمام پرندوں اور چرندوں کی بھی ویسی ہی اُمّتیں ہوتی ہیں۔ جیسے انسانوں کی اُمّتیں ہوتی ہیں۔ پھر بھلا یہ کیسے ممکن ھے کہ وُہ کئی ارب انسان جو۔ موجودہ زمانے میں۔ دُنیا کے مختلف ملکوں (چین، جاپان، روس، فرانس، جرمنی، برازیل ...وغیرہ) میں رہتے ہیں۔ وُہ کسی بھی اُمّت میں شمار نہ ہوتے ہوں۔ حالانکہ۔ آج کل دکھائی دینے والے، پرندے اور چرندے بھی قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل آیت کے مطابق۔ ہمارے جیسی اُمّتیں ہوتے ہیں۔

سورۃ الانعام 6۔ آیت 38

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم ۚ مَّا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾

اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ . ترجمہ. جالندھری

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ۔ اِس آیت میں۔ ہماری ہی زندگیوں میں موجود۔ اور دکھائی دیے جانے والے جانوروں اور پرندوں کو ہماری طرح کی اُمّتیں قرار دیا ھے۔ اِس آیت میں ایک نہایت اعلیٰ حکمت یہ بھی بیان ہوئی ھے کہ۔ چونکہ آجکل کے چارپائے بھی اور پرندے بھی۔ ہمارے جیسی اُمّتیں ہیں۔ لہٰذا۔ پھر ہم (یعنی، موجودہ زمانے کے انسان) بھی تو۔ اُن کی اُمّتوں۔ جیسی اُمّتیں ہیں۔!!!! مطلب یہ ہوا کہ۔ تمام روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان۔ یقیناً کسی نہ کسی اُمّت میں ضرور ہیں۔ کیونکہ۔ چاھے کِسی انسان کا کوئی بھی مذہب ہو۔ پھر بھی۔ چارپاؤں اور پرندوں سے تو افضل ھوگا..؟

مندرجہ بالا دو آیات میں سے پہلی آیت میں۔ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ھے کہ۔ ہر ایک اُمّت کیلئے رسول ہوتا **ھے** ۔ ہوتا **تھا** نہیں فرمایا۔ بلکہ کوئی بھی فعل (حال، ماضی، مستقبل) استعمال ہی نہیں فرمایا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ جب اُمّت موجود ہو گی۔ تب رسول بھی ضرور موجود ہو گا۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ گویا ہر ایک اُمّت کیلئے۔ رسول ہوتا ھے۔ اگر اُمّت کا معنی یہ ہو کہ ہر ملک، ہر قوم، ہر زمانے میں علیحدہ علیحدہ اُمّتیں ہوتی ہیں۔ تو پھر۔ ہر قوم، ہر ملک اور ہر زمانے میں۔ اُن کے اپنے اپنے، لوگوں میں سے۔ اُن کی زبان بولنے والے۔ رسول بھی ضرور ہوتے ہیں ۔

دوسری آیت میں فرمایا ھے۔ ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا﴾ یعنی کہ ہم نے **ہر ایک** اُمّت میں رسول مبعوث کئے ہیں (آج کل کی سب اُمّتیں بھی شامل ہیں) ۔ سب اُمّتوں میں، چینی، جاپانی، روسی، یورپین، افریقی اور امریکی لوگوں کی قومیں بھی یقیناً شامل ہیں۔ مذہب کے اعتبار سے بھی۔ مسلمانوں کی سب قومیں (یعنی کئی اُمّتیں) اور عیسائی، یہودی، بہائی، ہندو، سکھ، بدھ مت... اور دیگر مذاہب کے لوگوں کی ساری جماعتیں۔ الگ الگ اُمّتیں ہیں۔ اور۔ ہمارے عالیشان حکیم وخبیر اللہ تعالےٰ نے اُن سب اُمّتوں میں رسول مبعوث کرنے (بھیجنے) کی بات کی ھے۔ نیز جو کوئی اُمّت۔ پچھلے چند سالوں میں۔ کسی بڑی اُمّت سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے نئی وجود میں آئی ھے۔ اُس نئی اُمّت میں بھی رسول مبعوث کر دیا ھے۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! آپ نے کئی آیاتِ قرآن میں دیکھا ھے کہ اللہ تعالےٰ نے۔ جب بھی کسی اُمّت کا ذکر فرمایا ھے۔ تو ہمیشہ جس بھی واقعے (کام، حالات) کا ذکر اُس آیت میں فرمایا ہوتا ھے۔ صرف.. اُسی قوم اور اُسی زمانے (وقت) کے۔ انسانوں کو۔ اُمّت یا اُمّتیں کہا ھے۔ صاف دِل سے پڑھنے والوں کیلیئے تو اللہ تعالےٰ کی وُہ آیات ہی کافی ہیں۔ جِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے خود ہی فرمادیا ھے۔ کہ ایک اُمّت۔ کیا ہوتی ھے۔ یعنی کتنی بڑی اور کتنے لمبے عرصے کیلیئے ہوتی ھے۔ دیکھیں! هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً۔ یہ جو تمہاری جماعت ھے، یہ ہی ایک مکمل اُمّت ھے۔ گویا کہ۔ اِس موجودہ وقت میں۔ جتنے بھی لوگ تمہاری جماعت میں۔ زندہ موجود ہیں۔ بس۔ صرف وُہ ہی۔ ایک مکمل اُمّت ہیں۔

ہر ایک اُمّت میں سے۔ اُس اُمّت کے باقی سب لوگوں پر گواہ (شاھد) لانے یا کھڑا کرنے۔ والی دو آیات آپ نے دیکھی ہیں۔ سورۃ النحل کی آیت (16:89) میں فرمایا ھے کہ۔ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ۔ مگر کِسی بھی اُمّت کے لوگوں کے متعلق، صرف وُہ انسان ہی جائز گواہی دے سکتے ہیں۔ جن کو، اُس اُس اُمّت کے لوگوں کے بارے میں۔ واقفیت ہو۔ چنانچہ کسی بھی انسان (رسول) کو، اُسکی وفات کے بعد پیدا ہونے والے انسانوں کے بارے میں گواہ بنا کر کھڑا کرنا۔ اللہ تعالےٰ کے عدل، وقار اور عزت کے منافی ھے۔..... اپنے پاک اللہ تعالےٰ پر جھوٹے گواہ۔ کھڑے کرنے۔ جیسا بہتان ہرگز قبول نہ کرو۔ نیز یہ بھی سوچو کہ۔ ہر اُس گواہ کیلیئے۔ ﴿مِّنْ أَنفُسِهِمْ﴾ یعنی اُس اُمّت کے اپنے لوگوں میں سے ہونا بھی ضروری امر ھے۔ چنانچہ کسی گذشتہ یا آئندہ زمانے (صدی) کے لوگ۔ یا کسی اور ملک اور قوم کے لوگ۔ اور مختلف زبان بولنے والے لوگ۔ ایک دوسرے کے مِّنْ أَنفُسِهِمْ نہیں ہوسکتے۔ خیال رکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے تو شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ کا وعدہ بیان فرمایا ھے۔ اللہ تعالےٰ کی یہ بات یقیناً سچی ھے۔ اور اِس بات کا وقار اور سچائی صرف تب ہی ممکن ھے۔ اگر۔ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ایک جماعت (اُمّت) میں۔ وُہ لوگ مبعوث ہوتے رہیں، جِن کو اللہ تعالےٰ نے۔ بروزِ محشر۔ اُن اُمّتوں پر گواہ بنا کر۔ لانا ھے۔

اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ھے کہ۔ ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا﴾ اور ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ﴾۔ یہ دونوں فرمانِ ربّ العزّت آج بھی بالکل سچ ہیں۔ چنانچہ۔ آج بھی۔ جہاں کہیں جو بھی۔ جماعت، گروہ، قوم بستی ھے۔ اُن سب میں اللہ تعالےٰ کے رسول، یقیناً مبعوث ہو چکے ہوئے ہیں۔ آج بھی۔ پوری دُنیا میں جتنی بھی قومیں، جماعتیں، گروہ (اُمّتیں) موجود ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک میں۔ کم از کم۔ ایک رسول۔ لازماً زندہ موجود ھے۔ نہ صرف یہ کہ لازماً زندہ ھے۔ بلکہ۔ اُس اُس اُمت کے اپنے ہی لوگوں میں سے ﴿مِّنْ أَنفُسِهِمْ﴾ بھی ھے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کو۔ اپنے فضلوں اور رحمتوں کو پاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکا قومی بھائی۔ محمدؐ اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج مورخہ 28 مارچ، سَن 2014 عیسوی ھے۔